قدیم و غیر مطبوعہ تذکرۂ صوفیہ کا اوّلین اردو ترجمہ

مرآۃ الاسرار

زمانۂ تالیف ۱۰۴۵ھ تا ۱۰۶۵ھ

مؤلفہ

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی قدس سرہٗ

۱۰۰۵ھ ——— ۱۰۹۴ھ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج

کپتان واحد بخش سیال

چشتی صابری

قدیم و غیر مطبوعہ تذکرہ صوفیہ کا اوّلین اُردو ترجمہ

مراۃ الاسرار

زمانۂ تالیف ۱۰۴۵ھ تا ۱۰۶۵ھ

مؤلّفہ

حضرت شیخ عبدالرّحمٰن چشتی قدس سرّہٗ

۱۰۰۵ھ ــــــــ ۱۰۹۴ھ
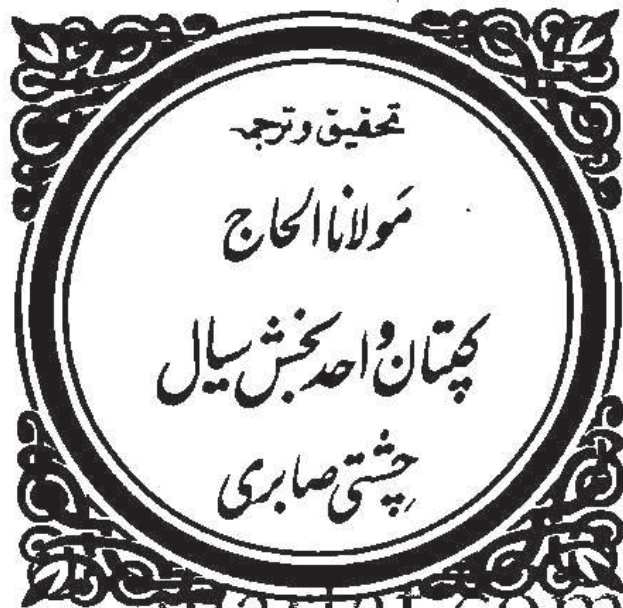
نام کتاب .... مرآۃ الاسرار

مترجم .... مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی

.... اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷

اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء

تعداد .... پانچ صد (۵۰۰)

طباعت .... حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور

ناشر .... ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

Rs 300

حسب ارشاد

حضرت شاہ شہید اللہ فریدی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۸ھ)

سعی و اہتمام

حضرت شاہ سراج علی مدظلہٗ

سے انہوں نے اپنے آپ کو حضرت شیخ احمد عبدالحق ؒ کی خدمت میں ڈال دیا۔ ایک دن آپ نے مہربان ہو کر اپنی دستار ان کے سر پر رکھ دی اور نظر شفقت سے دیکھا۔ اس سے ان کی سابقہ حالت بحال ہو گئی اور حضرت شیخ کی رضامندی سے وہاں سے رخصت ہو کر قصبہ الیسولی میں جا کر مقیم ہوئے۔ آج تک ان کی اولاد قصبہ الیسولی میں موجود ہے اور ان کا مزار زیارت گاہ خلق بنا ہوا ہے۔

اے محبوب! قطب مدار یعنی قطب عالم کا وہ مرتبہ ہے کہ اگر چاہیں تو اقطاب کو قطبیت کے مرتبہ سے معزول کر سکتے ہیں اور قطب الاقطاب اور غوث کی دعا سے دوسرا شخص مرتبۂ قطبیت پر پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی ؒ لطائف اشرفی میں فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم شیخ علاؤ الحق ؒ نے مجھے فرمایا تھا کہ جس وقت تجھے مرتبۂ غوث کا شرف حاصل ہو تو میرے فرزند شیخ نور قطب کے لیے مرتبۂ قطبیت کی کوشش کرنا۔ چنانچہ حضرت مخدوم ؒ (حضرت شیخ علاؤ الدولہ ؒ) کی رحلت کے کچھ عرصہ بعد جب قطب ولایت بنگال واصل بحق ہوئے تو غلامان بارگاہ سبحانی اور وزیران درگاہ ربانی کا اجتماع کر کے ان کے مشورے سے حضرت شیخ ؒ کے مخدوم زادہ کو قطبیت کے شرف سے مشرف کرایا۔ حضرت غوث الاعظم میر سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے زمانے میں ہفت ابدال میں سے ایک صاحب نے انتقال کیا۔ انہوں نے ایک کافر کو لے کر اس کا زنار توڑا اور ابدال ہفت گانہ میں داخل کر دیا۔ کسی بزرگ نے خوب کہا ہے۔ فرماتے ہیں: ؎

چوں نزدیک سلطان بنشیند در ملک حکومت خود بنید

(جو کوئی بادشاہ کی خدمت میں بیٹھتا ہے۔ حکومت کرتا ہے)

اور حضرت شیخ علاؤ الدولہ ؒ فرماتے ہیں کہ قطب ارشاد کی ولایت شمسی ہوتی ہے جو آفتاب کی طرح دنیا پر چمکتی ہے اور قطب ابدال کی ولایت قمری ہوتی ہے جو ہفت اقلیم پر تصرف کرتی ہے اور قطب ابدال شیخ احمد عبدالحق ؒ کے ملفوظات میں آیا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے ایک مرید بختیار نامی نے مروارید کی تجارت کی غرض سے باہر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ ہماری ولایت کی حدود سے باہر نہ جانا۔ اس نے عرض کی کہ آپ کی ولایت کہاں تک ہے۔ فرمایا کہ سمندر کے اس کنارے سے لے کر اس کنارے تک۔ الغرض قطب ابدال تمام ابدال کا سردار ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ہر جگہ اس کا تصرف ہوتا ہے۔ فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ حضرت محی الدین ابن عربی ؒ فرماتے ہیں کہ

اقطاب کی بے شمار اقسام ہیں اور ہر قسم کے لیے ایک قطب ہوتا ہے۔ مثلاً قطب زہاد الگ ہوتا ہے، قطب عباد الگ، قطبِ عرفا، الگ اور قطب متوکلاں الگ ہوتا ہے۔ چنانچہ نفحات الانس (مصنفہ مولانا عبدالرحمن جامیؒ) میں شیخ احمد حافیؒ کو قطبِ اولیا کہا گیا ہے جو تمام دنیا میں ایک ہوتا ہے اور اسے قطبِ ولایت مطلق کہتے ہیں۔ ان کو قطبِ جہاں اور جہانگیر عالم کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ تمام قسم کی ولایت کا قوام ان کے وجود سے ہوتا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس ھر مقام پر اس کی محافظت کے لیے ایک ولی اللہ ہوتا ہے جو اس شہر کا قطب ہوتا ہے خواہ اس شہر میں مومن بستے ہوں یا کافر۔ اگر مومن ہوں تو اسم ھادی کی تجلی کے تحت پرورش پاتے ہیں۔ اگر کافر ہوں تو اسم مُذِل کی تجلی کے تحت پرورش پاتے ہیں۔ دونوں صفتیں اسی ایک ذات کی ہیں۔ من فہم فہم (سمجھا جس نے سمجھا)

ہفتُ ابدال

اے محبوب! شاھدان حضرت لایزال خلائق کی آنکھوں سے مستور ہوتے ہیں (یعنی حق تعالیٰ کی درگاہ کے حاضرین و مقربین لوگوں کی آنکھوں سے چھپے ہوئے ہوتے ہیں) اور اہل حال اور انسان کامل کے سوا ان کو اور کوئی نہیں جانتا اور نہ کوئی سمجھ سکتا ہے اور ان کے سات گروہ ہیں۔ جن کے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیثِ پاک میں خبر دی ہے۔ "بُدَلَاءُ اُمَّتِیْ سَبْعَۃٌ" (میری امت میں سات ابدال ہیں) یہ ابدال سات اقلیم میں ہوتے ہیں۔ ایک ابدال فی اقلیم کے حساب سے۔ ان کا کام عاجزوں اور محتاجوں کی امداد کرنا ہوتا ہے۔ جب اس قوم میں کوئی درویش کامل ہوتا ہے وہ درویش ان عاجزوں کی فریاد رسی کرتا ہے۔ جب ان میں کوئی رحلت کرتا ہے تو اس کی جگہ پر کسی دوسرے صوفی کو لگایا جاتا ہے اور اسی متوفی کے نام سے اسے موسوم کرتے ہیں۔ سات ابدال میں سے ہر ایک کسی نبی علیہ السلام کے مشرب پر ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک پہلی اقلیم میں ہوتا ہے۔ وہ قلب ابراہیم علیہ السلام پر ہوتا ہے (یعنی ابراہیمی مشرب پر ہوتا ہے) اور اس کا نام عبدالحی ہوتا ہے۔ دوسری اقلیم کا ابدال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اور اس کا نام عبدالعلیم ہوتا ہے۔ تیسری ولایت کا ابدال ہارون علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اور اس کا نام عبدالمرید ہوتا ہے۔ چوتھی اقلیم کا ابدال ادریس علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اور اس کا نام عبدالقادر

ہوتا ہے۔ پانچویں اقلیم کا ابدال یوسف علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اور اس کا نام عبدالقاہر ہوتا ہے۔ چھٹی ولایت کا ابدال عیسےٰ علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اور اس کا نام عبدالسمیع ہوتا ہے۔ ساتویں ولایت کا ابدال آدم علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اور اس کا نام عبدالبصیر ہوتا ہے اور یہ ساتواں ابدال خضر علیہ السلام ہے۔

اے محبوب! یہ فقیر ان تمام ابدال کے ساتھ سفر میں ہم صحبت رہا ہے۔ ان میں سے ہر ابدال لطائف اور معارف الٰہی کا عارف ہوتا ہے اور ابرار سات ستاروں میں ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے اندر سب تاثیر رکھی ہے اور جو دو ابدال عبدالقادر اور عبدالقاہر ہیں وہ اس ملک یا قوم پر مامور ہوتے ہیں، جن پر قہر نازل ہوتا ہے۔ اس ملک یا قوم کی مقہوری (تباہی) ان کے قدموں کی بدولت ہوتی ہے۔

تین سو ستاون ابدال

اے محبوب! تین سو (سیصد) اور ستاون ابدال اور ہیں۔ ان میں سے تین سو قلب آدم علیہ السلام پر ہیں۔ اس فقیر نے ان سے دریائے نیل پر ملاقات کی ہے اور یہ تین سو ستاون ابدال پہاڑ میں رہتے ہیں۔ ان کی خوراک درختوں کے پتے اور جنگلی جانور ہیں اور کمال معرفت میں مقید ہیں۔ سیر اور طیر (یعنی چلنا پھرنا اور اڑنا) نہیں جانتے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ ثَلٰثَمِائَةَ نَفْسًا قلوبھم علیٰ قلب آدم علیہ السلام ولہ اربعون قلوبھم علیٰ قلب موسیٰ علیہ السلام ولہ سبعۃ قلوبھم علیٰ قلب ابراھیم علیہ السلام ولہ خمسۃ قلوبھم علیٰ قلب جبرائیل علیہ السلام ولہ ثلثۃ قلوبھم علیٰ قلب میکائیل علیہ السلام ولہ واحد قلبہ علیٰ قلب اسرافیل علیہ السلام (اللہ تعالیٰ نے تین سو افراد پیدا کیے جن کے قلب آدم علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔ ان میں سے چالیس ایسے جن کے قلب موسےٰ ؑ کے قلب پر ہیں۔ ان میں سات ایسے ہیں جن کے قلب ابراہیم کے قلب پر ہیں۔ ان میں سے پانچ ایسے ہیں جن کے قلوب جبرائیل ؑ کے قلب پر ہیں۔ ان میں سے تین ایسے ہیں۔ جن کے قلوب میکائیل ؑ کے قلب پر ہیں اور ان میں سے ایک ایسا ہے۔ جس کا قلب اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہے)

جب یہ ایک (یعنی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے) وفات پاتا ہے ان تین افراد میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے۔ جب ان تین افراد میں سے کوئی وفات پاتا ہے۔ ان پانچ افراد میں سے ایک کو اس کی جگہ پہنچایا جاتا ہے۔ جب پانچ افراد میں سے کوئی وفات پاتا ہے۔ سات افراد میں سے ایک کو اس کا قائم مقام کیا جاتا ہے۔ جب سات افراد میں سے کوئی رحلت کرتا ہے۔ چالیس افراد میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے اور جب چالیس افراد میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو تین سو میں سے ایک کو اس کی جگہ بٹھایا جاتا ہے جب ان تین سو میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو زہاد میں سے جو کوئی صوفی سیرت ہوتا ہے۔ اس کی جگہ مقرر کرتے ہیں اور یہ سب ابدال اسی ترتیب سے قطب ابدال سے فیض حاصل کرتے ہیں کہ جس کا قلب اسرافیل م کے قلب پر ہوتا ہے۔

چار سو چار ابدال

اے محبوب! ابدالوں کی کل تعداد چار سو چار ہے۔ تین سو چونسٹھ کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ اب باقی چالیس ابدال ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بدلاء امتی اربعون رجلاً اثنی عشر بالشام ثمان عشرون بالعراق (میری امت میں چالیس ابدال ہیں (ان میں سے) بارہ شام میں اور اٹھائیس عراق میں ہیں)

لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری دنیا کے دو خطے فرض کیے ہیں۔ نصف دنیا خطۂ شرقی کہلاتی ہے اور نصف خطۂ غربی۔ عراق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد حصہ شرقی ہے۔ چنانچہ خراسان، ہندوستان، ترکستان اور تمام مشرقی ممالک خطۂ عراق میں شامل ہیں اور باقی ممالک مثلاً بلاد مصر و مغرب وغیرہ خطۂ شام میں ہیں اور ان چالیس ابدالوں کا فیض تمام دنیا پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ صاحب کشف المحجوب اور اکثر مشائخ نے ان چالیس ابدال کو ابرار قرار دیا ہے اور یہ دونوں قول صحیح ہیں۔

اوتاد

اے محبوب! چار اوتاد میں سے جو دنیا کے ہر چار حصوں میں رہتے ہیں۔ ایک سے میں نے مغرب میں ملاقات کی ہے۔ اس کا نام عبدالودود ہے۔ دوسرے کو میں نے شرق میں دیکھا ہے۔ اس کا نام عبدالرحمن ہے۔ تیسرے سے میں نے جنوب میں ملاقات کی

اس کا نام عبدالرحیم ہے۔ چوتھے نے شمال میں ملاقات کی ہے۔ اس کا نام عبدالقدوس ہے جب ان میں سے کوئی وفات پا جاتا ہے تو نائبین میں سے ایک کو ترقی دے کر اس کی جگہ مقرر کرتے ہیں۔ دنیا کے چاروں حصے ان چار اوتاد کے وجود کے ساتھ پُر ہیں چنانچہ یہ زمین کو ساکن رکھنے کے لیے پہاڑ کا کام دیتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا (یعنی پہاڑ بمثل اوتاد کے ہیں)

نقبا اے محبوب! نقبا کی تعداد تین سو ہے۔ تمام نقبا کے نام علی ہیں۔

نجبا نجبا کی تعداد ستر ہے، تمام نجبا کا نام حسن ہے۔

اخیار اور اخیار کی تعداد سات ہے۔ جن کا نام حسین ہے۔

عمدار عمدار کی تعداد چار ہے۔ جن کا نام محمد ہے۔

غوث اور غوث ایک ہے اور نام اس کا عبداللہ ہے۔ جب غوث کا وصال ہوتا ہے تو اس کی جگہ عمدار میں سے ایک کو مقرر کیا جاتا ہے، جب کوئی عمدا فوت ہوتا ہے تو اخیار میں سے ایک کو ترقی دے کر اس کی جگہ پر پہنچایا جاتا ہے۔ جب کوئی اخیار میں سے وفات پاتا ہے تو اس کی جگہ نجبا میں سے ایک کو لگایا جاتا ہے۔ جب کوئی نجبا میں سے فوت ہوتا ہے تو نقبا میں ایک کو لگایا جاتا ہے جب نقبا میں سے کوئی فوت ہوتا ہے۔ اس کی جگہ پُر کرنے کے لیے عام خلق میں سے کسی کو لگایا جاتا ہے۔ بدلار وغیرہ کا اوپر ذکر ہو چکا۔

اے محبوب! نقبا کا مسکن ارضِ مغرب ہے یعنی ارضِ سویدا (سیاہ) وہاں دن کی لمبائی صبح سے چاشت کے وقت کے برابر ہوتی ہے باقی سب رات ہوتی ہے۔ لیکن وہ نماز سلے ارض کے ذریعے سورج کی تاثیر دیکھ کر مقررہ وقت پیدا کرتے ہیں۔ پانچ نمازیں باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ ہم نے ان سب کو اسی طرح دیکھا ہے اور نجبا کی سکونت مصر میں ہے۔ اخیار ہمیشہ سیاحت میں رہتے ہیں۔ ان کو سکون و قرار نہیں ہے اور عمدار دنیا کے گوشوں میں رہتے ہیں۔ غوث کا مسکن مکہ معظمہ ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ صحیح نہیں آتا کیونکہ اکثر بزرگان جو غوث ہوئے ہیں مکہ معظمہ میں نہیں رہتے تھے۔ چنانچہ غوث الاعظم شیخ ابو العباس قصاب قدس سرہ اُمل میں رہتے تھے اور حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ بغداد